صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

نبی کریم

کے مبارک اصحاب کی فضیلت

22-November-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ والا تَبار، دوعالَم کے مالک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَنۡجَاکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مِنۡ اَھۡوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکۡثَرُکُمۡ عَلَیَّ صَلَاۃً فِیۡ دَارِ الدُّنۡیَا

یعنی اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اُس کی دہشتوں اور حساب کِتاب سے جَلد نَجات پانے والا وہ شَخص ہوگا، جس نے مجھ پر دُنیا میں بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (فردوس الاخبار، ۲/ ۴۷۱، حدیث: ۸۲۱۰)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلۡمُعۡجَمُ الۡکَبِیۡر لِلطّبرانی، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جِتنی اَچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان ایسی بے مثال ہے کہ کوئی بھی ان کے مَقام و مرتبے تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اِنہی مُبارَک ہستیوں نے دین کی سَربُلندی کیلئے اپنی جانی ومالی قُربانیاں پیش کیں، دِینِ اسلام کی تَرویج واِشاعت کیلئے گھر بار چھوڑ کر سفر کی مُشکلات میں کبھی صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مُسلمان ہیں، ہمارے ہاتھوں میں قرآنِ کریم کی صُورت میں اَحْکامِ اِلٰہی اور اَحادیثِ کریمہ کی صُورت میں فرامینِ نَبوی بھی اِنہی مُقدَّس ہستیوں کی شب وروز کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ان احسان کرنے والوں کی مَحبَّت و عظمت کو اپنے دل میں بسائیں، ان کے نَقْشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زِندگی بسر کریں، ان کی تھوڑی سی بے اَدَبی وگُستاخی اور طَعْن وتَشْنِیع سے بھی باز رہیں اور ہمیشہ ان کا ذِکْرِ خَیر کرتی رہیں۔ عُلَما فرماتے ہیں: ان (صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا جب (بھی) ذِکْر کِیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ (بہارِ شریعت، ص۱/۲۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا بِشر حافی کا واقعہ

حضرت سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک بار خواب میں حُضُور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے مُشرَّف ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے بِشْر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں تمہارے ہم اپنے زمانے کے اولیاء سے زِیادہ بُلند مَرتبہ کیوں عطا فرمایا؟“ مَیں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کا سبب نہیں جانتا۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بِاِتِّبَاعِكَ لِسُنَّتِی یعنی تم میری سُنَّت کی پیروی کرتے ہو۔ وَخِدْمَتِكَ لِلصَّالِحِیْنَ، نیک لوگوں کی خِدمت کرتے ہو۔ وَنَصِیْحَتِكَ لِاِخْوَانِكَ، اپنے اسلامی بھائیوں کی خَیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو، وَمَحَبَّتِكَ لِاَصْحَابِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ، میرے صحابہ اور میرے اَہلِ بیت (رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے مَحبَّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی مَنازِل تک پہنچا دیا ہے۔“ (الرسالۃ القشیریۃ، ص ۳۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرت سَیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اہلِ بیتِ اطہار اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحبَّت اوران کی پیروی کے سبب اللہ پاک نے کس قدر اِنعام واِکرام سے نوازا کہ اِنہیں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت بھی نصیب ہوئی اور اپنے زمانے کے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم اجمعین میں بُلند مَرتبہ پر فائز بھی فرما دیا۔ ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت کو دل میں بسا کر ان کے طریقے پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنی چاہیے اور جو لوگ ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں ان کی صُحبت سے دور رہ کر مدنی ماحول کو اپنا لینا چاہیے کہ جہاں صحابۂ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی خُوب خُوب شان بیان کی جاتی ہے ،ان کا نام لیتے وقت زبانوں پر تَعْظِیماً رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم جاری ہو جاتا ہے۔ یادرکھئے !صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی تَعْظِیم ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تَعْظِیم وتَوقِیر کے لائق ہیں یہ وہ مُقَدَّس و مُبارک ہستیاں ہیں، جنہوں نے امامُ الانصارِ وَالمہاجرین، جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لَبَّیْک کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور اَبدی پیغام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لیے کَمر بَستہ ہوگئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان مُبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سربلندی کے لیے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آج جن کا تَصوُّر بھی مُشکل ہے۔ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُوئے زیبا کی زِیارت وہ عَظِیم سعادت ہے کہ دُنیاجہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر نہیں ہوسکتی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم تو وہ خوش نصیب ہیں کہ شب وروز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت اور آپ کی صُحبتِ فیض سے مُستفیض ہوتے رہے، قرآن و دین کو حُضور پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زبان سے سُنا اور بے واسطہ اللہ پاک کے احکامات کے مُخاطب رہے۔ ان مُقَدَّس ہستیوں پر اللہ پاک کا بے حد فَضْل وکرم ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے ان پاکیزہ نُفُوس کی مَحبَّت دل میں بسائیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے !صحابی کی تعریف سنئے:

صحابی کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: شریعت میں صحابی وہ انسان ہے جو ہوش و ایمان کی حالت میں حُضورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے یا صُحبت میں حاضر ہوا اور ایمان

پر اس کا خاتمہ ہو جاوے۔ (مراۃ المناجیح، ۸/۳۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام اَفْضَلُ الاَوْلِیاء ہیں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! تمام عُلَما و اکابرِ اُمَّت کا اس مسئلہ پر اِتّفاق ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان "اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء" (یعنی تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین سے افضل) ہیں۔ یعنی قیامت تک کے تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین اگرچہ درجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں، ہر گز ہر گز کبھی بھی وہ کسی صحابی کے کمالاتِ ولایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ پاک نے اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شمعِ نبوّت کے پروانوں کو مرتبۂ وِلایت کا وہ بُلند و بالا مَقام عطا فرمایا ہے، ان مُقدّس ہستیوں کو ایسی ایسی عظیمُ الشّان کَرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے کہ دوسرے تمام اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کے لیے اس کا تَصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں شک نہیں کہ حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے اس قَدر زِیادہ کَرامتوں کا صُدُور نہیں ہوا، جس قدر کہ دوسرے اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِم اجمعین سے کَرامتیں منقول ہیں، لیکن یاد رہے! کثرتِ کرامت، اَفضلیتِ وِلایَت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایَت دَرْ حقیقت قُربِ اِلٰہی کا نام ہے۔ یہ قُربِ اِلٰہی جس کو جس قدر زِیادہ حاصل ہو گا، اُسی قدر اُس کی وِلایت کا دَرجہ بُلند سے بُلند تر ہو گا۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ نگاہِ نبوّت کے اَنْوار اور فیضانِ رِسالت کے فُیُوض وبَرَکات سے فیضیاب ہیں، اس لیے بارگاہِ خُداوَندی میں ان ہَستیوں کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے، وہ دوسرے اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اجمعین کو حاصل نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ

252پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَہلِ خَیر و صَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، اُن کا جب ذِکر کیا جائے تو خَیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا فَرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سُوءِ عقیدت (بُری عقیدت) بدمذہبی وگمراہی اور جہنم کی حقداری ہے۔

مزید فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اَعْلیٰ و اَدْنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنَّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِستِقْبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۲۵۴)

صحابہ میں افضلیت کی ترتیب

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت مجددِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فتاویٰ رَضَویہ" شریف 28ویں جلد صفحہ 478 پر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اَفْضلِیَّت کی ترتیب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَہلِ سُنَّت وجماعت نَصَرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ پاک ان کی مدد فرمائے) کا اِجماع (اِتِّفاق) ہے کہ مُرسلینِ ملائکہ ورُسُل و انبیائے بشر (انسان اور فرشتوں کے رسولوں) صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَسْلِیْمَاتُہ عَلَیْہِمْ کے بعد حضراتِ خُلفائے اَرْبعہ (یعنی سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضی) رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں، تمام اُمَمِ اَوّلین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بُزرگی وعَظمت وعزت ووَجاہت وقبول وکَرامت وقُرب ووِلایت کو نہیں پہنچتا۔ (فتاوی رضویہ، ۲۸/۴۷۸)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُالطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مُفْتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

خُلفائے اَربعہ راشدین کے بعد بقیہ عَشرۂ مُبشَّرہ و حضرات حَسنَین و اَصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان کے لیے اَفضلیَّت ہے اور یہ سب قَطعی جنَّتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو (شخص) حضرات شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو مَعاذَ اللہ بُرا کہے، کافر ہے، اور اگر مولا علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو صدیقِ اکبر اور عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے اَفضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گُمراہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۲۵۲،۲۵۱)

انہی صحابۂ کرام میں سے حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی جَلِیْلُ الْقَدر صحابی ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کاتبِ وحی اور شاہانِ اسلام میں سے پہلے بادشاہ ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بادشاہی اگرچہ سَلطَنَت ہے مگر کس کی حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی۔ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود خِلافت امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سپرد کرکے ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ یا آپ کے والد حضرت سَیِّدُنا ابو سُفیان یا والدہ ماجدہ حضرت ہِندہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی شان میں بے اَدَبی کرنا بھی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا (تکلیف) دینا ہے۔ (ہمارا اسلام، ص ۱۱۲، ملخصًا)

اس کے علاوہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے، مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۲۵۴)

قرآنِ پاک اور شانِ صحابہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تعریف و توصیف میں قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر آیاتِ مُبارَکہ موجود ہیں، جن میں ان کے اچھے عمل، اچھے اَخلاق اور اچھے ایمان کا تذکرہ

ہے اور انہیں دُنیا ہی میں مغفرت اور اِنعاماتِ اُخروِی کی خوشخبری سُنائی گئی ہے۔ جن مُقدّس ہستیوں کی شان و عظمت اللہ پاک نے بیان فرمائی ہو تو ان کی عظمت و بلندی کا اَندازہ کون لگا سکتا ہے۔ چنانچہ پارہ 10 سورۃُ الْاَنْفال کی آیت نمبر 74 میں فرمانِ باری ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْۤا اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ(۷۴)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

اسی طرح پارہ 11 سورۂ توبہ کی آیت 100 میں اللہ پاک صحابۂ کرام کو اپنی رِضا، جنّت اور کامیابی کی خوشخبری سُناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(۱۰۰)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

احادیثِ مبارکہ اور شانِ صحابہ

سُبْحٰنَ اللّٰہ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان کس قدر بُلند وبالا ہے کہ اللہ پاک نے ان کے اَعمال قبول فرما کر انہیں اپنی رِضا کا مُژدہ، جنّت کی بشارت اور بڑی کامیابی کی خوشخبری سُنادی، اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُختلف مواقع پر اپنے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنۡھُمۡ کی عظمت وشان بیان فرمائی ہے: آیئے ہم بھی حُصُولِ بَرَکت کیلئے صحابہ کے پانچ حروف کی نسبت سے صحابہ ٔ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضۡوَان کی عظمت پر 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وسلَّم سنتی ہیں۔

عظمتِ صحابہ پر 5 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. میرے صحابہ کے مُعاملے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں۔ (حلیۃ الاولیا، ۱/۳۱۱)
2. ایک شخص نے نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا، کون لوگ بہتر ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، مَیں ہوں اِس کے بعد دوسرے زمانے کے اور اُس کے بعد تیسرے زمانے کے۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، ص ۱۳۷۱، حدیث: ۲۵۳۳)
3. اللہ پاک نے میرے صحابہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ) کو نبیوں اور رَسُولوں (عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ والسَّلام) کے علاوہ تمام جہانوں پر فَضِیلَت دی ہے۔ ” (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ ، ۹/۷۳۶، حدیث: ۱۶۳۸۳)
4. اس مسلمان کو جہنَّم کی آگ نہیں چھوئے گی جس نے میری یا میرے صحابی کی زِیارت کا شَرَف حاصل کیا ہو۔ (ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، ۵/۴۶۱، حدیث: ۳۸۸۴)
5. میرے صَحابہ میں سے جو صحابی جس سر زمین میں فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لیے نُور اور رہنما بنا کر اُٹھایا جائے گا۔ ” (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبَّ اصحاب النبی، ۵/ ۴۶۴ ، حدیث: ۳۸۹۱)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان بہت بُلند وبالا ہے، کوئی بھی نماز و روزہ و دیگر نیک اعمال کے ذریعے ان کے مقام ومرتبہ کو ہرگز ہرگز نہیں پا سکتا۔ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مَسْعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”(اے لوگو!) تم نماز، روزہ اور اِجتہاد میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑھنا چاہتے ہو (یاد رکھو! ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ) وہ تم سے بہتر ہیں۔“لوگوں نے عرض کی: ”اے ابوعبدُالرَّحْمٰن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”وہ دُنیا میں سب سے زیادہ زُہد اِختیار کرتے اور آخرت میں سب سے بڑھ کر رَغْبَت رکھتے (اس لئے تمہارے اَعمال اگر ان سے زیادہ ہو بھی جائیں تب بھی اَجر و ثواب میں کم ہی رہیں گے)۔“(مصنف ابن ابی شیبة،کتاب الزھد،کلام ابن مسعود ،ج۸، ص۱۶۲، الحدیث۳۵)

ایک دن اَمِیْرُالْمُوْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فجر کی نماز پڑھ کر بے قراری کے ساتھ ہاتھ مَلتے ہوئے مسجد سے باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو جس حال میں دیکھا ہے، آج میں کسی آدمی میں ان کی مُشابہت کا اَثر نہیں دیکھتا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم رات بھر جاگ کر نمازوں میں قرآنِ مجید پڑھا کرتے تھے۔ صُبْح کو ان کے بال پَراگَنْدہ اور چہرہ زَرْد دِکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر رہا کرتی تھیں اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے خَوفی کے ساتھ اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں، کسی کے چہرے پر خوفِ خُداوَنْدی کا اَثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (احیاء العلوم،کتاب الخوف و الرجاء،بیان احوال الصحابة والتابعین والسلف الصالحین،۴/۲۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اپنے دَور کے مُسلمانوں کی عَمَلی حالت پر کُڑھن کا اِظہار کرتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کی عِبادت ورِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت پر اِستِقامت کو یاد فرمارہے ہیں۔ جبکہ ہمارا مُعامَلہ یہ ہے کہ ہمارے شب وروز اللہ پاک اور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی نافرمانیوں میں بسر ہورہے ہیں اَوّلاً تو ہم سے نیکیاں ہوتی نہیں اگر کوئی نیکی کر بھی لیں تو یہ تمنّا ہمیں تنگ کرتی رہتی ہے کہ لوگوں میں ہماری واہ واہ ہوتی رہے۔ نیک نامی بڑھتی رہے۔ اے کاش! ہمیں یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چُھپائیں جس طرح اپنے گُناہوں کو چُھپاتی ہیں، اور بس اِسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ پاک ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بِالْخُصُوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نَفْس کی خُوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہوسکتا ہے یہ عِبادت ظاہر کرنے کی حِرص نَفْس کے اَندر جوش مارے اور وہ کچھ اِس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کردے کہ اِس طرح نیکیاں چُھپائے رکھنے سے جب دوسروں کو تیرے مَقام ومَرتبے کا علم ہی نہیں ہوگا تو وہ کہیں تیری پیروی سے مَحْرُوم نہ رہ جائیں، ایسے میں تیرے ذَرِیعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ پاک سے اِستِقامت وثابِت قَدَمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنَّت کی عظیمُ الشّان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ جو شخص اللہ پاک کی عبادت کے ذَرِیعے اس کے بندوں سے اَجر (یعنی بدلے) کا طالِب ہوتا ہے، اُس پر اللہ پاک کا غَضَب نازِل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہو جائے لیکن اللہ پاک کے نزدیک اُس کا مقام ومرتبہ گر جائے! تو کہیں اِس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہوجائے! پھر نفس کو اِس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجِز ولاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزق دے سکتے ہیں اور نہ ہی

موت وحیات کے مالِک ہیں۔ لہٰذا عِبادت ورِیاضت، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور دیگر نیک اعمال کرتے وقت خالصۃً اللہ پاک کی رِضا مقصود ہونی چاہئے ورنہ عمل کا ثواب تو ہاتھ سے جائے گا ہی اس کے ساتھ ریاکاری کی تباہ کاری میں گرفتار ہوکر ناراضی رَبِّ قہّار کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "گھر درس"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اپنے اندر صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت کا جذبہ بیدار کرنے اور ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے اور 8 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "گھر درس" بھی ہے، آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کے لئے روزانہ کم از کم ایک بار درسِ فیضانِ سنت دینے یا سُننے کی ترکیب ضرور فرمائیے (جس میں نا محرم نہ ہوں)۔ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تخریج شدہ رسائل سے بھی حسبِ موقع درس دیا جاسکتا ہے۔ (دورانیہ 7 مِنَٹ ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ☆ گھر دَرس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے کا ذَرِیعہ ہے ☆ گھر دَرس بے نمازیوں کو نمازی بناتا ہے ☆ گھر دَرس کی بَرَکت سے نیکیوں میں رَغْبت پیدا ہوتی ہے ☆ گھر دَرس کی بَرَکت سے مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچ جاتی ہیں ☆ گھر دَرس نمازوں کی پابندی کا ذِہن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلمِ دِین کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیعہ ہے اور لوگوں تک عِلمِ دِین کی باتیں پہنچانا، اَجر و ثَواب کا کام ہے، چنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تا کہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶)

لہذا آپ بھی گھر درس دینے کی نیت فرمالیجئے آیئے ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے چنانچہ

دل کی کیفیت بدل گئ

بابُ المدینہ (کراچی) کی اسلامی بہن کو ڈائجسٹ وغیرہ پڑھنے کا جنون کی حد تک شوق تھا ان کی زندگی میں عمل کی بہار کچھ یوں آئی، ان کے بڑے بھائی جو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے وہ مختلف رسائل لے کر گھر آتے جنہیں پڑھ کر انہیں مدنی ماحول سے انسیت ہوگئی، آہستہ آہستہ دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کی برکت مدنی ماحول سے بھی وابستہ ہوگئیں اور انہوں نے بے پردگی سے توبہ کی اور مدنی بُرقع سجانے، نمازوں کی پابندی کرنے کا مدنی عزم کر لیا اور نیکیاں کرنے میں مصروف ہوگئی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے سے کتراتی تھی، ان کے بھائی جان بار ہا انہیں گھر میں درسِ فیضانِ سنّت دینے کی ترغیب دلاتے مگر وہ درس دینے سے گھبراتی، اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، ایک دن بھائی جان سنّتوں بھرے اجتماع سے واپسی پر ”بھیانک اُونٹ“ نامی ایک رسالہ لائے، رسالے کا نام بہت دلچسپ تھا، انہوں نے اس رسالے کو پڑھنا شروع کیا اور جب ان الفاظ کو پڑھا ”ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لوگوں نے پتھر برسائے مگر پھر بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دین کی تبلیغ فرمائی اور لوگ ہم پر پھول نچھاور کریں پھر بھی ہم جی چُرائیں، ہم پنکھوں میں، قالینوں پر بیٹھ کر بھی تبلیغ دین نہ کریں“ یہ پڑھ کر ان کے دل کی کیفیت بدل گئی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم قربانیوں کے متعلق پتا چلا تو بے ساختہ ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے، انہوں نے ہمّت کر

کے درسِ فیضانِ سنت دینے کا ارادہ کرلیا اور جلد ہی اپنے گھر میں درس دینا شروع کر دیا جس میں محلے کی اسلامی بہنیں شرکت کرتیں، درسِ فیضانِ سنّت کی برکت سے اسلامی بہنیں عمل کی طرف راغب ہونے لگیں، کرم بالائے کرم یہ کہ دیگر اسلامی بہنوں نے بھی درس دینا شروع کر دیا یوں جلد ہی ان کے علاقے میں تین جگہ درسِ فیضانِ سنّت شروع ہو گیا۔

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان نہایت ہی بلند و بالا ہے اللہ کریم اور اس کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ یاد رہے! مسجد نبوی کے ایک کنارے پر ایک چبوترہ تھا جس پر کھجور کی پتیوں سے چھت بنادی گئی تھی۔ اسی چبوترہ کا نام **"صُفَّہ"** ہے جو صحابہ گھربار نہیں رکھتے تھے وہ اسی چبوترہ پر سوتے بیٹھتے تھے اور یہی لوگ **"اَصحابِ صُفَّہ"** کہلاتے ہیں۔ (مدارج النبوت، قسم سوم، باب اول، ۶۸/۲ ملخصاً والمواهب اللدنية والزرقانی، ذکر بناء المسجد النبوی... الخ، ج ۲، ص ۱۸۶)

اصحابِ صُفّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن دنیا کے فتنوں کا شکار ہونے اور دنیا کی محبت میں گم رہنے والوں پر دلیل بنے، یہ وہ مقدس و پاکیزہ حضرات ہیں جنہیں اللہ پاک نے دنیا کی آرائش و زیبائش سے محفوظ رکھا۔ اصحابِ صُفّہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے جب دنیا کی تمنا کی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ (پ ۲۵، الشوریٰ: ۲۷) ترجمۂ کنزالعرفان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے۔

(الزھدلا بن المبارک، باب التوکل والتواضع، ص ۱۹۴، حدیث: ۵۵۴)

حضرت سیِّدُنا حافظ ابو نُعَیم احمد بن عبداللہ اَصْفَہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم نے اَصحابِ صُفّہ پر لطف وکرم فرمانے اور انہیں سرکشی سے بچانے کے لئے دنیا کو ان سے دور رکھا۔ وہ اللہ پاک کے احکامات کی بجاآوری میں تنگدلی سے محفوظ رہے اور دنیاوی مشغولیات سے بچے رہے۔ دنیاوی اموال نے انہیں رُسوا کیا نہ ہی حالاتِ زمانہ سے ان پر تبدیلی کی ہوا چلی۔" آیئے! احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اصحابِ صُفّہ کی شان سنتی ہیں، چنانچہ

اَصحابِ صُفّہ پر شفقتِ مُصطفٰے

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن بن اَبی بکر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ صُفّہ والے مسکین لوگ تھے اور حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس 2 آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لے جائے اور جس کے پاس 4 کا کھانا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے۔ یا جس طرح فرمایا۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ 3 کو اور حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 10 افراد کو ساتھ لے گئے۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۸۱، ص ۲۹۱)

اہلِ صُفّہ کے پاس صدقہ بھجوایا کرتے

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حاضر ہوں۔ ارشاد فرمایا: صُفّہ والوں کے پاس جاؤ اور انہیں بلالاؤ۔ حضرت سیِّدُنا ابو

ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: صُفّہ والے اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر والوں اور مال کے پاس نہ جاتے تھے۔ جب حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں صدقہ آتا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے اہلِ صُفّہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے تھوڑا سا بھی تناول نہ فرماتے، جب خدمتِ اَقدس میں ہدیہ پیش کیا جاتا تو اہلِ صُفّہ کو بھی اس میں شریک کر لیتے۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی...الخ، حدیث: ۶۴۵۲، ص ۵۴۲)

اسی طرح جب کوئی شخص سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور مدینۂ طیبہ میں اس کا کوئی جان پہچان والا ہوتا تو وہ اس کے ہاں قیام کرتا اور اگر کوئی واقف کار نہ ہوتا تو وہ صُفّہ والوں کے ساتھ ٹھہر جاتا۔ فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں تھا جو صُفّہ والوں کے ہاں قیام کرتے تھے۔ پھر میری ایک شخص سے جان پہچان ہوگئی اور وہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر روز دو آدمیوں کے لئے ایک مُدّ (یعنی ایک سیر آدھ پاؤ) کھجوریں بھیجا کرتا تھا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب اخبارہ...الخ، الحدیث: ۶۶۴۹، ج ۸، ص ۲۴۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اصحابِ صُفّہ کیسے عظیم الشان مردانِ حق تھے جن سے نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اور ان کو بھی آقا سے والہانہ لگاؤ تھا، یہ حضرات ہر وقت ذکرُ اللہ میں مشغول رہتے، ساری زندگی دنیوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے اور مال و دولت کی فراوانی سے بچے رہے تاکہ نفس سرکشی میں مبتلا نہ ہو جائے، ان کی بھوک کا عالَم یہ تھا کہ کمزوری کی وجہ سے قیام میں گر جاتے تھے جیسا کہ

صُفّہ والوں کی بھوک کا عالم

حضرت سیّدُنا فَضَالَہ بن عُبَید رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہوتے تو اَصحابِ صُفَّہ میں سے کئی افراد بھوک کے باعث کمزوری کی وجہ سے قیام سے عاجز آکر گر جاتے یہاں تک کہ اَعراب (یعنی دیہات کے رہنے والے) کہتے کہ "یہ لوگ پاگل ہیں۔" (ترمذی، ابواب الزھد، باب ما جاء فی معیشۃ اصحاب النبی، حدیث:۲۳۶۸، ص ۱۸۸۹)

حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: "اَہلِ صُفَّہ کی تعداد ستّر (70) تھی لیکن ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی چادر نہ تھی۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، الحدیث: ۶۸۱، ج ۲، ص ۳۶، مفھومًا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سُنا کہ اُصحابِ صُفَّہ کتنے سادہ لیکن پاکیزہ لوگ تھے، غربت کے باوجود ان کے معمولاتِ عِبادات میں کوئی فرق نہیں آتا تھا، اللہ پاک نے اُنہیں فقیروں اور غریبوں کا پیشوا بنایا۔ اللہ پاک ہمیں بھی اصحابِ صُفَّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت میں زندگی گزارتے ہوئے ایمان وعافیّت کیساتھ شہادت کی موت عطا فرمائے، جنّت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا پڑوس عطا فرمائے۔ یاد رکھئے! جو دُنیا میں جس سے مَحبَّت کرتا ہے بروزِ قیامت وہ اسی کے ساتھ رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ اور محبتِ صحابہ

حضرتِ سیّدُنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی، "قیامت کب آئے گی؟" فرمایا: "تُو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟" اس نے عرض کی، "کچھ نہیں مگر میں اللہ پاک اور

اس کے پیارے رسول، گلشنِ آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبّت کرتا ہوں۔ حُضُور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اُسی کے ساتھ رہو گے جس سے محبّت کرتے ہو۔'' حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمیں کسی چیز سے اتنی خُوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس قول سے ہوئی کہ ''تم اُسی کے ساتھ رہو گے جس سے مَحَبَّت کرتے ہو۔'' حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سَیِّدُنا صِدِّیق و عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ساتھ مَحَبَّت کرتا ہوں، مجھے اُمّید ہے کہ ان سے مَحَبَّت کرنے کی وجہ سے (بروزِ قیامت) میں انہی کے ساتھ رہوں گا۔ (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب۔۔۔الخ، ۲/۵۲۷، حدیث: ۳۶۸۸)

حضرت سَیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: جو اللہ پاک سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُسے چاہیے کہ وہ مجھ سے مَحَبَّت کرے اور جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرے اور جو میرے صحابہ سے مَحَبَّت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ وہ قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرے اور جو قرآنِ پاک سے مَحَبَّت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مَساجد سے مَحَبَّت کرے۔ کیونکہ یہ ایسی عمارتیں ہیں، جنہیں اللہ پاک نے بنانے اور پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان میں بَرَکت رکھی۔ پس یہ خَیر و بَرَکت والی جگہیں ہیں اور ان کے رہنے والے بھی خَیر و بَرَکت میں ہیں۔ یہ پسندیدہ جگہیں ہیں اور ان میں رہنے والے بھی پسندیدہ ہیں۔ یہ لوگ اپنی نمازوں میں ہوتے ہیں تو اللہ پاک ان کی ضَرورت پوری فرماتا ہے۔ یہ مَساجد میں ہوتے ہیں تو اللہ پاک ان کو اپنے مَقاصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ (المجروحین لابن حبان، ابومعمر، ج ۲، ص ۵۱۰، الرقم ۱۲۷۱ بتغیرٍ، بحوالہ حکایتیں اور نصیحتیں ص ۴۸۷)

حضرتِ سیّدُنا ابو ذَر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے حُضُور سراپا نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُر نُور ہے: ”جس نے میرے کسی صحابی کو خوش کیا، اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا، اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ وہ اسے خوش کر کے جنّت میں داخل فرمادے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں)

حضرت سیّدُنا ابو ایُّوب سَختِیانی کا قول

حضرت سیّدُنا ابُو ایُّوب سَخْتِیانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْن حضرت سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحبّت کی، اس نے دین کی نشانی قائم کی۔ جس نے اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْن حضرت سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحبّت کی اس نے دین کا راستہ واضح کیا۔ جس نے اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْن حضرت سیّدُنا عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَحبّت کی اس نے نورِ الٰہی سے روشنی پائی۔ جس نے اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْن حضرت سیّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَحبّت کی اس نے مضبوط رسی کو تھام لیا۔ جس نے کہا: نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں خیر ہی خیر ہے وہ منافقت سے آزاد ہو گیا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِتّباعِ صحابہ کا حکم

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبّت حُصُولِ جنّت، جنّت میں ان کا ساتھ، منافقت سے چھٹکارا اور اللہ پاک کی رِضا پانے کا ذریعہ ہے۔ تو جو خوش نصیب بھلائی کے ساتھ ان پاک ہستیوں کی پیروی کرتا ہے وہ رضائے الٰہی پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری

ہے۔

وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۰۰) ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور یہ اللہ سے راضی ہیں۔

صدرالافاضل حضرت مولانا سیِّد مفتی نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ پیرو ہونے والوں سے قیامت تک کے وہ اِیماندار مُراد ہیں جو ایمان و طاعت و نیکی میں اَنصار و مُہاجرین کی راہ چلیں۔

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے روایت ہے سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ'' یعنی میرے صحابہ (عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان) ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔

(مشکاۃ، باب مناقب الصحابہ، ۴۱۴/۲، حدیث: ۶۰۱۸)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ! کیسی نفیس تَشْبِیْه ہے، حُضُور (صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اپنے صحابہ (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم) کو ہدایت کے تارے فرمایا اور دوسری حدیث میں اپنے اَہلِ بیت (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم) کو کشتیِ نُوح فرمایا، سمندر کا مُسافر کشتی کا بھی حاجَت مَند ہوتا ہے اور تاروں کی رَہبَری (رہنمائی) کا بھی کہ جہاز ستاروں کی رہنُمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں۔ اس طرح اُمّتِ مُسلِمہ اپنی ایمانی زندگی میں اَہلِ بیتِ اَطہار (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم) کے بھی مُحتاج ہیں اور صحابۂ کِبار (عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان) کے بھی حاجَت مَند، اُمَّت کے لئے صحابہ (رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم) کی اِقْتِداء (پیروی) میں ہی اِہْتِداء یعنی ہدایت ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۴۵)

حضرت سیِّدُنا عِرباض بن سارِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک روز صبح کی نماز کے بعد حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں چند نصیحتیں فرمائیں جن سے آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور ہمارے دلوں پر گھبراہٹ طاری ہوگئی، ایک شخص نے کہا کہ یہ تو کسی بچھڑ کر جانے والے کی نصیحت معلوم ہوتی ہے ایسے میں آپ ہم سے کیا عہد لینا چاہیں گے۔ تو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے اور اَمیر کی بات سُن کر اس کی اِطاعت کرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں اگرچہ کسی غُلام کو تمہارا اَمیر بنادیا جائے۔ تم میں سے جو زِندہ رہے گا وہ بہت سے اِختلافات دیکھے گا لہٰذا نِت نئی گُمراہ کُن بدعتوں سے بچتے رہنا۔ تم میں سے جو شخص وہ وقت پائے اس کے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سُنَّت پر عمل کرنا ضَروری ہے، اسی سُنَّت پر سختی سے کاربند رہنا۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة، ۳۰۸/۴، حدیث: ۲۶۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”جو کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہو وہ اَسلاف کی پیروی کرے، جو حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، یہی اس اُمَّت کے بہترین لوگ ہیں، ان کے دل نیکی و بھلائی میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں، ان کا علم سب سے وسیع اور ان میں تکلُّف (یعنی بناوٹ و نمائش) نہ ہونے کے برابر تھا۔ یہ وہ نُفُوسِ قُدسِیّہ تھے جنہیں اللہ پاک نے اپنے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت اور دین کی تبلیغ کے لئے مُنْتَخَب فرمایا، پس تم ان کے اخلاق و عادات اور ان کے طور طریقوں پر چلو کیونکہ وہ حضرت سیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم! یہی حضرات ہدایت کے سیدھے راستے پر گامزن تھے۔ (اللہ والوں کی باتیں، ۱/۷ ۵۳)

صِدّیق و عُمر کا وَسیلہ کام آگیا

ایک شخص کا بیان ہے کہ میرے استاذ کے ایک رفیق فوت ہوگئے۔ استاذ صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ" یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا: "اللہ پاک نے میری مغفرت فرمادی۔" پوچھا: "مُنْکَر نَکِیر (یعنی قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں) کے ساتھ کیسی رہی ؟" جواب دیا: اُنھوں نے مجھے بِٹھا کر جب سوالات شُروع کئے، تو اللہ پاک نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فِرشتوں سے کہہ دیا: "حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر اور حضرتِ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سُن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بُزرگ ہستیوں کا وَسیلہ پیش کیا ہے لہٰذا اس کو چھوڑ دو۔" چنانچہ اُنہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔ (شرح الصدور، باب فتنة القبر وسوال الملکین، ص ۱۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہر مُسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا اِنتہائی اَدب واِحترام کے ساتھ ذِکرِ خیر کرے، ان کی عقیدت و محبّت کو دل میں جگہ دے۔ کیونکہ ان کی محبّت میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا مُنافقت کی علامت اور اللہ پاک کی لعنت کا سبب ہے۔ حضرت سیّدُنا ابُو سعید خُدرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، محبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی بُرا کہے اس پر اللہ پاک کی لعنت ہو۔" (معجم الاوسط، ۱/۵۰۰، حدیث: ۱۸۴۶)

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جس نے انہیں (صحابہ کو) ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا، اس نے اللہ پاک کو ایذا دی اور جس نے اللہ پاک کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ پاک اس کی پکڑ فرمائے۔“ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثانی، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۴)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: صحابۂ کرام میں سے کسی کو ستانا درحقیقت مجھے ستانا ہے۔ (حضرت سَیِّدُنا) امام مالک (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) فرماتے ہیں: صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کو بُرا کہنے والا قتْل کا مُستَحِق (حق دار) ہے کہ اس کا یہ عمل عداوتِ رسول (دشمنیِ رسول) کی دلیل ہے۔“ اور عَداوتِ رسول، عَداوتِ رَبّ ہے۔ ایسا مردود دوزخ ہی کا مُستَحِق (حق دار) ہے۔ (مرآۃ ج ۸، ص ۳۴۳، ملخصًا)

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: میرے صحابہ کو بُرا مت کہنا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی (راہِ خدا میں) خَرچ کرلے تو بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد (یعنی سیر بھر) یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (ابوداود، کتاب السنۃ، باب فی النھی عن سَبّ أصحاب رسول اللہ، ۴/۲۸۲، حدیث: ۴۶۵۸)

اَمیرُالْمُؤمِنِین حضرت مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیر خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ”بے شک اللہ پاک نے تم پر اَبُو بکر، عُمَر، عُثمان اور علی (رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کی مَحَبَّت کو فرض کر دیا ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے تو جو ان میں سے کسی ایک سے بھی دشمنی رکھے اللہ پاک اس کی نماز قبول فرمائے گا نہ ہی زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج۔ اور اسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسند الفردوس، ۱/۱۷۳، حدیث: ۶۴۵)

اللہ پاک سے اعلانِ جنگ

امام ابنِ حجر مکی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ان میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی اس نے اللہ پاک سے اعلانِ جنگ کیا اور جس نے اللہ پاک سے اعلانِ جنگ کیا تو اللہ پاک اسے ہلاک اور ذلیل و رُسوا کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: اگر کسی کے سامنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بُرائی سے ذِکر کیا جائے، مثلاً ان کی طرف کسی عَیب کی نِسبت کی جائے تو اس میں مُبتلا ہونے سے روکنا نہ صرف واجب ہے بلکہ تمام بُرائیوں کی طرح طاقت کے مطابق پہلے اپنے ہاتھ، پھر زبان اور پھر دل سے اس کا اِنکار کرنا واجب ہے، بلکہ یہ گُناہ سب سے زِیادہ بُرا ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ص ۸۳۴ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا! صحابۂ کرام پر **"لعن طعن"** کرنا بہت بُرا کام ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُن کی تعریف کرتے ہیں اور یہ گُستاخ ان کی ذات کو طَعن و تَشْنِیع کا نشانہ بناتا ہے۔ یقیناً اس کا یہ فعل عقیدے کی کمزوری اور نِفاق کے سبب سے ہے۔ ایسے لوگ آخرت میں تو ذلیل و خوار اور عذابِ نار کے حقدار ہونگے دُنیا میں بھی لوگوں کیلئے نشانِ عبرت بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ

گُستاخ بندر بن گیا

حضرت سیِّدُنا نورُ الدّین عبد الرحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مشہور کتاب شَواھِدُ النُّبُوَّۃ میں نقل کرتے ہیں: تین افراد یَمَن کے سفر پر نکلے، ان میں ایک کُوفی (یعنی کوفے کا رہنے والا) تھا، جو شیخینِ

کریمین (یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صِدّیق اور حضرت سیدنا عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما) کا گُستاخ تھا، اُسے سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ جب یہ تینوں یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ قیام کیا اور سو گئے۔ جب واپسی کا وقت آیا تو ان میں سے دو نے اُٹھ کر وضو کیا اور پھر اُس گستاخ کُوفی کو جگایا۔ وہ اُٹھ کر کہنے لگا: افسوس! میں تم سے اِس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں! تم نے مجھے عین اُس وقت جگایا جب شَہَنْشاہِ عرب و عجم، مَحبوبِ ربِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میرے سرہانے تشریف فرما ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے فاسِق! اللہ پاک فاسِق کو ذلیل و خوار کرتا ہے، اِسی سفر میں تیری شکل بدل جائے گی۔" جب وہ گُستاخ اُٹھ کر وضو کے لیے بیٹھا تو اُس کے پاؤں کی اُنگلیاں بگڑنا شُروع ہو گئیں، پھر اُس کے دونوں پاؤں بندر کے پاؤں کی طرح ہو گئے، پھر گُھٹنوں تک بندر کی طرح ہو گیا، یہاں تک کہ اس کا سارا بدن بندر کی طرح بن گیا۔ اُس کے ساتھیوں نے اُس بندر نُما گستاخ کو پکڑ کر اُونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور اپنی منزِل کی طرف چل دیئے۔ غُروبِ آفتاب کے وقت وہ ایک ایسے جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے، جب اُس نے اُن کو دیکھا تو بے تاب ہو کر رسّی چُھڑائی اور اُن میں جا ملا۔ پھر سبھی بندر اِن دونوں کے قریب آئے تو یہ خوفزدہ ہو گئے مگر اُنہوں نے ان کو کوئی تکلیف نہ دی، وہ بندر نُما گستاخ ان دونوں کے پاس بیٹھ گیا اور اِنہیں دیکھ دیکھ کر آنسو بہاتا رہا۔ ایک گھنٹے کے بعد جب بندر واپَس گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ ہی چلا گیا۔ (شواھد النبوۃ ص ۲۰۳)

گردن میں لپٹا ہوا سانپ

حضرت سیِّدُنا ابو اسحاق رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک میِّت کو غسل دینے کے لیے بلایا گیا، جب میں نے اُس کے چِہرے سے کپڑا ہٹایا تو اُس کی گردن میں سانپ لپٹا ہوا تھا، لوگوں نے بتایا کہ یہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کو گالیاں دیتا تھا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۷۳)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس واقعے کے تحت فرماتے ہیں: مَعَاذَ اللہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو گالیاں دینا گناہ، بہُت سخت گناہ، قَطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حضرت صَدرُالاَفاضِل مولانا سیِّد مفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مُسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کا نہایت اَدَب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت و مَحبَّت کو جگہ دے۔ ان کی مَحبَّت حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحبَّت ہے اور جو بد نصیب صَحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دُشمنِ خُدا و رسول ہے۔ مُسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا، ص ۳۱)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحبَّت کو دل میں بٹھا کر ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گُزارنی چاہیے اور جو لوگ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں ان کی صُحبتِ بد سے دُور رہنا چاہیے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مزید شان و عظمت جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتابیں کراماتِ صحابہ اور صحابۂ کرام کا عشقِ رسول کا مُطالعہ کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت پر چلتے ہوئے زِندگی بَسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلس اِزدیادِ حُبّ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے اور سنتوں کو پھیلانے کیلئے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک "مجلس اِزدیادِ حُبّ" بھی ہے وہ پُرانی اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں اُنہیں مَدَنی ماحول میں فعال کرنا، اُن سے پیشگی وَقت لے کر

اِنفرادی طور پر گھر جاکر ملاقات کرنا، اُنہیں سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں آنے کا ذہن دینا، اُنہیں مدرسۃ المدینہ بالغات میں شرکت کروانا، اُن کی خوشی، غمی، بیماری وفوتگی وغیرہ کے معاملات میں شریک ہونا اور مشکلات میں مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ کی ترکیب کرنا وغیرہ اِس مجلس کے مقاصِد میں شامل ہے۔ اللہ کریم **"مجلس اِزدِیادِ حُبّ"** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چلنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں:

پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 37 میں ارشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

ترجمۂ کنزالعرفان: اور زمین میں اِتراتے ہوئے نہ چل بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ جائے گا۔

☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو (2) چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، تو اللہ پاک نے اسے زمین میں دھنسادیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو تھوڑا آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2]

1…مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی… الخ، ص ۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸

2…الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، ☆نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلتے وقت بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُرو قار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ بالکل غیر مُہذَّب طریقہ ہے، ☆اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ ☆اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد